بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرنے کے بعد مقام جزا وعذاب

پوسٹ نمبر 5

عذاب القبر کے حوالے سے مختلف مذہبی حلقوں کی جانب سے عوام کو یہ عقیدہ دیا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد دو عذابات ہوتے ہیں، ایک روح کو دوسرا جسم کو۔ حالانکہ گزشتہ اقساط میں قرآن واحادیث صحیحہ کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی تھی کہ مرنے کے بعد یہ مٹی کا جسم توسماعت، بصارت، الغرض ہر قسم کے شعور واحساسات سے عاری ہوتا ہے، اور سڑنے گلنے کے عمل سے گذرنے کے بعد ایک نہ ایک دن مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے، اور یہی عام مشاہدے سے بھی ثابت ہے۔ سواِس بے شعور مردہ نعش کے لیے تو یہ عقیدہ رکھا ہی نہیں جاسکتا کہ اسے بھی عذاب ہوتا ہوگا۔ موجودہ قسط میں ہم ان شاء اللہ العزیز آپ کے سامنے قرآن واحادیث صحیحہ سے مزید کچھ دلائل پیش کریں گے جس سے آپ کے سامنے یہ حقیقت آشکار ہوگی کہ جو جسم اِس زمینی قبر میں دفن کیے جاتے ہیں، اِن کے لیے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب وراحت قبر کا مقام اِس دنیا کو نہیں بلکہ جنت یا جہنم ہی کو بتایا ہے، اور یہ عذاب و راحتِ قبر اِن بے شعور مردہ جسموں کو نہیں بلکہ روحوں ہی کو دیا جا رہا تھا۔

مشرکین عرب بھی اپنے مردے زمینی قبور ہی میں دفن کیا کرتے تھے، لیکن نبی ﷺ نے ان کے بارے میں بتایا:

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهْوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

”میں نے جہنم کو دیکھا کہ اسکا ایک حصہ دوسرے کو برباد کر رہا تھا اور اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔“

(عن عائشہ، بخاری: کتاب العمل فی الصلاۃ، بَابُ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلاَةِ)

اُسی دور کے ایک اور شخص 'ابو ثمامۃ عمرو بن دینار' کے لئے فرمایا:

وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ

”اور میں نے دیکھا ابو ثمامۃ کو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔“

(عن جابر بن عبد اللہ، مسلم: کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف من أمر الجنۃ والنار)

عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ» قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: «لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ»

"ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی اس وجہ سے کہ اس نے بلی کو باندھ کے رکھا ہوا تھا نہ اسکو کھانے کیلئے کچھ دیا اور نہ ہی اسکو کھلا چھوڑا کہ وہ کیڑے وغیرہ کھالیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔"

(عن عبداللہ بن عمر ؓ، بخاری، کتاب المساقاۃ، بَابُ فَضْلِ سَقْيِ المَاءِ)

شہداء کے لیے راحت القبر

اسی طرح نبی ﷺ نے اسی زمینی قبر میں دفن کیے جانے والے شہداء کے بارے میں بتایا کہ وہ جنت میں جزا پا رہے ہیں۔

غزوہ بدر میں شہید ہونے والے حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الفِرْدَوْسَ الأَعْلَى

"اے حارثہ کی والدہ، اللہ کی جنتوں کی تعداد تو بہت ہے تیرا بیٹا تو جنت الفردوس میں ہے۔"

(عن انس بن مالك، بخاری: کتاب الکتاب والسیر، بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ)

غزوہ احد کے شہداء:

أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ

شہداء کی روحیں سبز اڑنے والے پرندوں کے جسموں میں ہیں اور انکے لئے قندیلیں عرشِ الٰہی سے لٹکی ہوئی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہے گھومتے پھرتے ہیں اور پھر ان قندیلوں میں آ کر بسیرا کرتے ہیں۔

ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

انکی طرف انکے رب نے جھانکا اور ارشاد فرمایا کہ تمھیں کسی اور چیز کی خواہش ہے۔ شہداء نے جواب دیا کہ اب ہم کس چیز کی خواہش کر سکتے ہیں، جبکہ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں مزے کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح تین بار ان سے یہی دریافت کیا

فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى

اور شہداء نے دیکھا کہ جب تک وہ کسی خواہش کا اظہار نہ کرینگے انکا رب ان سے برابر پوچھتا رہے گا تو انہوں نے کہا کہ مالک ہماری تمنّا یہ ہے کہ ہماری روحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دیا جائے اور ہم دوسری بار تیری راہ میں شہید کئے جائیں۔

فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا

اب کہ مالک نے دیکھ لیا کہ انہیں کسی اور چیز کی خواہش نہیں ہے تو پھر ان سے پوچھنا چھوڑ دیا

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان أن أرواح الشھداء فی الجنۃ، وأنھم أحیاء عند ربھم یرزقون)

عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو احد میں شہید ہوئے تھے، نبی ﷺ نے انکے بیٹے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ

"اللہ تعالیٰ نے کسی سے بھی روبرو کلام نہیں کیا لیکن تمھارے والد کو زندہ کیا اور آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا میرے بندے مانگ تجھے دونگا تو انھوں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے دوبارہ زندہ فرما اور میں تیری راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات میری طرف سے طے ہو چکی ہے کہ یہ پلٹائے نہیں جائینگے۔"

(عن جابر ؓ، ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ آل عمران، روایت حسن)

(نوٹ: ایک حدیث میں آتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر بن حرام رضی اللہ عنہ کا جسم چھ ماہ بعد بھی سالم تھا، لیکن اس میں زندگی پائے جانے کا کوئی ذکر نہیں ملتا بلکہ حدیث بتا رہی ہے کہ غزوہ احد شہداء جنت میں ہیں، اللہ تعالیٰ سے کلام بھی کر رہے ہیں، دنیا میں واپس بھیجے جانے کی درخواست بھی کر رہے ہیں)

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالی انکے بیٹے کو سلام کرتے ہوئے کہتے تھے:

"اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ"

''اے دو بازوں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو'' کہتے تھے۔

(عن عامر، بخاری، کتاب المغازی، بَابُ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّأْمِ)

اسکی وجہ یہ تھی کہ انکی شہادت سے قبل کافروں نے انکے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے تھے اور ترمذی کی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلاَئِكَةِ

''میں نے جعفر کو دیکھا وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔''

(عن ابی ھریرۃ، ترمذی، ابواب المناقب، بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یقیناً اسی زمین قبر مین دفن کیا ہو گا لیکن اس قبر کی میں ان کے لئے کوئی جزا نہیں بیان کی بلکہ ان کی جزاء بھی جنت میں ہی بتلائی۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلاَنِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ

''نبی ﷺ نے فرمایا ابراہیم (رضی اللہ عنہ) میرا بیٹا ہے اور وہ رضاعت کی حالت میں ہی وفات پا گیا ہے اب اس کے لئے دو انائیں ہیں جو اسے جنت میں رضاعت کی مدت پوری ہونے تک دودھ پلائیں گی۔''

(عن انس بن مالك، مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك)

صحابہؓ اسی زمینی قبر مین دفنائے جاتے تھے، لیکن اس حدیث کا مطالعہ فرمایئے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِمْتُ، فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ" فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ" وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ

”عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے نیک لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے“۔

(مسند احمد: مسند النساء، مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا)

قارئین کرام! آپ نے اِن تمام احادیث میں یہ دیکھا ہو گا کہ کتنا واضح طور پر وہ لوگ جو اِس زمینی قبر میں بھی دفن کیے گئے، لیکن اُن کی جزا اور سزا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت یا جہنم میں ہی بیان فرمائی اور اِس دنیاوی زمینی قبر اور اُن میں مدفون ان کے اجسام کے بارے میں ذکر تک نہ کیا۔

اب ہم آپ کے سامنے ایک طویل حدیث پیش کرتے ہیں جس میں نبی ﷺ کو بذریعہ خواب وہ لوگ جو اِس دنیا میں وفات پا چکے تھے، اُن کو عالم برزخ میں ملنے والے عذاب اور راحت دکھائی گئی۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ . . . قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

”سمرۃ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صلوٰۃ (فجر) ادا کر لیتے تھے تو ہماری طرف رخ کر کے پوچھتے کہ کسی نے رات کو خواب دیکھا ہے پس اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو بیان کر دیتا اور آپ ﷺ جو اللہ چاہتا کہہ دیتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن میں نے رات کو دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور انھوں نے میرے دونوں ہاتھ پکڑے اور مجھے باہر نکال کر ارض مقدس لے گئے۔ پس ہم چلے یہاں تک کہ ایسے شخص کے پاس پہنچے جو اپنی گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور اسکے سر پر ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا ہوا تھا میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اور اسکے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے وہ اسکو بیٹھے ہوئے شخص کے گلپھڑے میں داخل کر کے گلپھڑے کو گردن تک پھاڑ ڈالتا ہے پھر اسکے دوسرے گلپھڑے کیساتھ یہی عمل کرتا ہے پھر گلپھڑے جڑ جاتے ہیں اور پھر وہ (کھڑا ہوا) شخص (بیٹھے ہوئے) کیساتھ دوبارہ یہی معاملہ کرتا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے، آگے ایک شخص دوسرے شخص کو پتھر مار کر اسکا سر پھاڑ رہا تھا۔ پتھر سر پر پڑنے کے بعد ایک طرف لڑھک جاتا تھا اور پتھر مارنے والا اسکو اٹھانے کیلئے جاتا اور اس درمیان میں کہ وہ پھر واپس آئے سر پھر جڑ جاتا اور ویسے ہی ہو جاتا کہ جیسا پہلے تھا۔ اب پھر وہ پہلے کی طرح پتھر کو سر پر مارتا۔ (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ ہم چلے اور تنور کی شکل کے نقب کے پاس آئے اس نقب کے اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا وسیع تھا اور اس میں

آگ جل رہی تھی اس نقب کے اندر برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ جب آگ تیز ہوتی تو وہ اوپر اٹھتے اور باہر نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب ہلکی ہوتی تو نیچے واپس چلے جاتے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے کہا آگے چلئے۔

ہم چلے یہاں تک کہ ایک نہر پر آئے جو خون سے بھری ہوئی تھی اور اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے کنارے ایک اور شخص کھڑا ہوا تھا جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ جب نہر والا شخص آگے بڑھتا اور باہر نکلنا چاہتا تو باہر والا اسکے منہ پر پتھر مارتا اور اسے واپس اسکی جگہ لوٹا دیتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کہا یہ سب کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ ہم چلے یہاں تک کہ ایک سبز و شاداب باغ میں پہنچے اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا اس درخت کی جڑ کے پاس ایک بزرگ اور بچے تھے اور درخت کے پاس ایک صاحب تھے جنکے سامنے آگ جل رہی تھے اور وہ اسے بھڑکا رہے تھے پھر وہ دونوں مجھے چڑھا کے ایسے گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس گھر میں بوڑھے، جوان مرد، خواتین اور بچے تھے۔ پھر وہ مجھے اس گھر سے نکال کر ایک درخت پر چڑھا کر ایک ایسے گھر میں لے گئے جو پہلے گھر سے زیادہ حسین و جمیل تھا اس میں بوڑھے اور جوان تھے۔

نبی ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے کہا تم دونوں مجھے رات بھر گھماتے رہے ہو اب بتاؤ کہ میں نے جو کچھ دیکھا وہ سب کیا ہے؟ دونوں نے کہا بہتر

أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

وہ جس کو آپؐ نے دیکھا کہ اسکے گلپھڑے پھاڑے جارہے تھے وہ کذاب تھا جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور لوگ اس بات کو لے اڑتے تھے یہاں تک کہ ہر طرف اسکا چرچا ہوتا تھا تو اسکے ساتھ جو آپؐ نے ہوتے دیکھا وہ قیامت تک ہوتا رہیگا

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اور جسکو آپؐ نے دیکھا کہ اسکا سر کچلا جارہا تھا یہ وہ شخص تھا کہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو قرآن سے غافل سوتا رہا اور دن میں اسکے مطابق عمل نہ کیا یہ عمل اسکے ساتھ قیامت تک ہوتا رہیگا۔

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ

اور جنکو آپؐ نے نقب میں دیکھا وہ زناکار تھے

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا

اور جسکو آپؐ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا۔

وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَالصِّبْيَانُ، حَوْلَهُ، فَأَوْلاَدُ النَّاسِ

اور وہ شیخ جو درخت کی جڑ کے پاس تھے ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے جو انکے ارد گرد تھے انسانوں کی اولاد تھے

وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ

اور جو آگ بھڑکا رہے تھے وہ مالک داروغہ جہنم تھے

وَالدَّارُ الأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ المُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاء

اور وہ پہلا گھر جس میں آپؐ داخل ہوے تھے عام مومنین کا گھر تھا اور یہ شھداء کے گھر ہیں

وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ

اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میرے ساتھی میکائیل ہیں آپؐ ذرا اپنا سر اوپر اٹھائیں۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے اپنے سر کے اوپر ایک بادل سا دیکھا

قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ

ان دونوں نے کہا ذَاکَ مَنْزِلُکَ یہ آپ کا مقام ہے۔

قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي

میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں

قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

ان دونوں نے کہا:

”ابھی آپؐ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا جب آپ اسکو پورا کر لیں گے تو اپنے اس مقام میں آجائیں گے۔“

(عن سمرۃ بن جندب، بخاری، کتاب الجنائز، بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ)

فرشتوں نے نبی ﷺ نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے، جس کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ یعنی ابھی آپ دنیا میں اپنی زندگی کا حصہ گزار رہے ہیں، اور فرمایا: جب آپ اسے پورا کر لیں گے تو اپنے اس مقام میں آجائیں گے۔

اللہ اکبر کتنے کھلے الفاظ میں بیان کر دیا گیا کہ انسان اپنی عمر اس دنیا میں پورا کر کے اس دنیا میں نہیں رہتا بلکہ آسمانوں میں اپنے مقام پر چلا جاتا ہے۔

یہی بات نبی ﷺ نے فرمائی:

عن مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ

انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے، وہ اس بات کو نہیں چاہتا، کہ دنیا کی طرف پھر لوٹ جائے، چاہے دنیا میں اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں، البتہ شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر بار دنیا کی طرف لوٹایا جاتا رہے، تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے، کیونکہ وہ قتل فی سبیل اللہ کی فضیلت دیکھ چکا ہے۔“

(عن انس بن مالك، بخاری، کتاب الجهاد و السير، بَابُ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا)

سب سے پہلے اس حدیث میں بتایا گیا مقام طے کریں۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کو شہداء دکھائے گئے، دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ شہداء جنتوں میں ہیں۔ اس حدیث میں شہداء کے گھر دکھاتے ہوئے ہی فرشتوں نے کہا:

وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ

”۔۔۔اور یہ شھداء کے گھر ہیں اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میرے ساتھی میکائیل ہیں آپؐ ذرا اپنا سر اوپر اٹھائیں۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے اپنے سر کے اوپر ایک بادل سا دیکھا ان دونوں نے کہا یہ آپؐ کا گھر ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی آپؐ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا جب آپ اسکو پورا کرلیں گے تو اپنے اس گھر میں آجائیں گے“۔

بخاری کی ایک اور حدیث میں ہے کہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إنه لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة

”کسی نبی کو وفات نہیں دی جاتی جب تک کہ اسے جنت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا جائے“۔

(عن عائشہؓ، بخاری، کتاب المغازی، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

اس حدیث میں فرشتوں نے ان کا مقام دکھا دیا اور جب نبی ﷺ نے وہاں جانے کا فرمایا تو فرشتوں نے کہا: ابھی آپؐ کی عمر کا کچھ حصہ باقی ہے جس کو آپؐ نے پورا نہیں کیا جب آپ اسکو پورا کرلیں گے تو اپنے اس گھر میں آجائیں گے“۔

بخاری ہی کی حدیث جو گذشتہ اقساط میں تفصیلاً بیان کی جاچکی ہے اس میں ہے جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو فاطمہؓ نے کہا:

يا أبتاه أجاب ربا دعاه يا أبتاه من جنة الفردوس مأواه

”۔۔اے میرے والد، آپ اللہ کے بلاوے پر اس کے پاس چلے گئے، اے میرے والد آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام میں جو آپ کا ہمیشہ کا ٹھکانہ ہے،“

(عن انسؓ، بخاری، کتاب الجنائز، باب: مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

گویا یہ کوئی زمینی قبر نہ تھی بلکہ آسمانوں کا مقام تھا۔

جب نبی ﷺ نے دکھائے گئے عذاب کی متعلق پوچھا تو فرشتوں نے کہا:

رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

"۔۔دونوں نے کہا بہتر وہ جس کو آپؐ نے دیکھا کہ اسکے گلپھڑے پھاڑے جارہے تھے وہ کذاب تھا جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور لوگ اس بات کو لے اڑتے تھے یہاں تک کہ ہر طرف اسکا چرچا ہوتا تھا تو اسکے ساتھ جو آپؐ نے ہوتے دیکھا وہ قیامت تک ہوتا رہیگا۔"

سوچیں وہ کونسا مقام ہے جس میں لوگ دنیا میں وفات پانے کے بعد داخل کئے جاتے ہیں اور انہیں یہاں قیامت تک عذاب ملتا رہے گا؟ مزید دیکھیں:

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

"۔۔۔اور جسکو آپؐ نے دیکھا کہ اسکا سر کچلا جارہا تھا یہ وہ شخص تھا کہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن وہ رات کو قرآن سے غافل سوتا رہا اور دن میں اسکے مطابق عمل نہ کیا یہ عمل اسکے ساتھ قیامت تک ہوتا رہیگا۔"

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمْ الزُّنَاةُ

"۔۔اور جنکو آپؐ نے نقب میں دیکھا وہ زناکار تھے"۔

وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا

"۔۔اور جسکو آپؐ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا"۔

دیکھیں دنیا میں زناکاروں کی علیحدہ علیحدہ قبریں ہوتی ہیں یا انہیں جلا دیا جاتا ہے لیکن یہ وہ مقام ہے جہاں زناکار اکھٹے کرکے عذاب دیئے جارہے ہیں، اسی طرح سود خور کو ایک خون نہر پر عذاب ہو رہا ہے۔ واضح ہوا کہ مرنے کے بعد عذاب یا راحت کا مقام یہ زمینی قبر نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ روحوں کو عالم برزخ میں جسم (برزخی) ملتا ہے اور روح اور اس عارضی جسم کے مجموعہ پر راحت وعذاب کا یہ دور گذرتا ہے۔

مرنے کے بعد سوال کہاں ہوتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی قسط میں۔

(جاری ہے)